© rasailojaraid.com

شیرِ یزداں، شمشیرِ بے نیام، شائقِ دینِ متین، شہنشاہِ اقلیمِ سُخن، شاگردِ رشید علامہ انور شاہ کاشمیریؒ

ا :۔ ارجمندِ سادات، احمریِ خرمن کا دِلدادہ، احتسابِ مرزائیت کا بانی، ابرقِ قرطاسِ علم و عرفان۔

ہ :۔ ہمدردِ انسانیت، ہم مشرب آزادؒ، ہم ذاتِ حسینؓ، ہمنوائے علمائے حق۔

ب :۔ برقِ الٰہی بر فتنۂ مرزائیت، باعلم و باعمل، بہی خواہِ مسلماں، بے مثل و بے مثال خطیب، بے غرض مبلّغ، بے لوث مجاہد۔

خ :۔ خادمِ اولیائے امتِ محمدی، خلوص و محبّت کا پیکر، خلافتِ الٰہیہ کا طالب، خوش الحان، خوش اسلوب، خوش اطوار، خوش گلو، خوگرِ تلاوتِ قرآن، خیر اندیشِ انسانیت، خیر طلب۔

ا :۔ ابرِ رحمت، آتشِ بیان، آدمِ خاکی، آشنائے معرفتِ الٰہیہ، آفتِ الٰہی بر نبوّتِ فرنگیہ، آلِ رسول

ر :۔ رہنوردِ شوق، رحمتِ خُداوندی، رَطب للسّان، رگِ ظرافت کا حامل، رونقِ مجلس

ی :۔ یوسفِ حسنِ کلام، یادرِ امتِ محمدیہؐ۔

بنامِ امیرِ شریعت

ہزاروں آفتیں سنگِ مزاحم بن کے آتی ہیں
مگر مردانِ حق آگاہ کچھ پروا نہیں کرتے

وہ توپوں کے دہانوں پر بھی سچی بات کہتے ہیں
کبھی بھولے سے بھی انجام کو سوچا نہیں کرتے

مجید لاہوری مرحوم

محرم و مُجرِم

انصاف کبھی یہ تھا کہ زنجیر ہلا دی
سلطان نے لبیک کی خوش ہو کے صدا دی
لیکن ——— اس دَور کا دستورِ چمن اور ہی کچھ ہے
کانٹوں نے کیا جرم تو پھولوں کو سزا دی

ابوالاسرار رمزی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

آخری قسط

قِصّہ ایک خط کا

(علامہ اقبال کے مرزائی بھتیجے کو دندان شکن جواب)

اس عقدہ کو بھی شیخ اعجاز نے خود ہی کھولا ہے کہ 'اقبال نامہ' میں تحریفات کی شانِ نزول کیا ہے، شیخ اعجاز لکھتے ہیں:

"جب صہبا صاحب نے شیخ محمد اشرف سے اس معمہ کی گرہ کشائی چاہی تو انہوں نے اپنے خط محررہ ۳ اکتوبر ۱۹۷۴ء میں یہ جواب دیا۔

"مکاتیب اقبال کا ایک ہی ایڈیشن شائع ہوا ہے دوسرا ایڈیشن شائع نہیں ہوا پہلا ایڈیشن ۱۹۴۴ء میں طبع ہوا تھا جس وقت یہ کتاب چھپ کر بازار میں آئی اس وقت چودھری محمد حسین جن کو آپ خوب جانتے ہوں گے زندہ تھے چودھری صاحب پریس برانچ کے سپرنٹنڈنٹ تھے اور پیپر کنٹرولر بھی تھے میرے ان سے تعلقات بھی تھے۔ علامہ اقبال مرحوم نے ایک خط سر راس مسعود کو تحریر کیا ہوا تھا جو بالکل درست تھا وہ خط بھی طبع شدہ ایڈیشن میں موجود تھا۔ چودھری صاحب پسند نہیں کرتے تھے کہ وہ خط اس مجموعہ میں شامل ہو میں نے ہر چند ان کو سمجھانے کی کوشش کی کہ اس خط کو حذف نہ کیا جائے مگر وہ اس پر آمادہ نہ ہوئے مجبوراً وہ خط حذف کر دیا گیا۔ جو نسخے قبل ازیں فروخت ہو گئے ان میں وہ خط شامل ہوگا بقایا نسخے اس خط کے بغیر ہوں گے۔ یہ ہی فرق ہے جس کی طرف آپ نے نشان دہی کی ہے۔ اس خط کا عکس اب بھی میرے پاس موجود ہے۔ اصل خط شیخ عطاء اللہ صاحب مرحوم کے پاس موجود تھے۔ انہوں نے واپس نہیں کئے تھے۔ اب غالباً ان کے صاحبزادے مختار مسعود کے پاس موجود ہوں گے، آپ نے صحیح تحریر فرمایا ہے بعض نسخوں میں صفحات بھی کم ہیں اور عبارتیں بھی مختلف ہیں۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

چونکہ ایک اہم اور طویل خط حذف کر دیا گیا تھا اس وجہ سے صفحات اور عبارت میں ضرور فرق ہونا لازمی تھا۔ امید ہے آپ کی الجھن دور ہو گئی ہو گی۔"[۳]

شیخ محمد اشرف کے صاحب لکھنوی کو اس جواب کے نقل کرنے کے بعد شیخ اعجاز نے اپنے چھوٹے بھائی شیخ مختار کو جو لاہور میں رہتے تھے یہ ساری صورت حال بتائی چنانچہ شیخ مختار نے شیخ اشرف سے ملاقات کر کے اپریل ۱۹۷۵ء کو اپنے بڑے بھائی شیخ اعجاز کو خط لکھا کہ:

"میں کل شیخ محمد اشرف صاحب کو ملا تھا وہ مجھے اچھی طرح جانتے ہیں۔ اقبال نامہ حصہ اول کے بارے میں انہوں نے وہی بات بتائی جس کا آپ نے ذکر کیا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ اس کتاب کی قریباً ۱۰۰ کاپیاں جب فروخت ہو گئیں تو چودھری محمد حسین صاحب نے چند خطوں کے بعض حصوں کو حذف کرنے کو کہا میں نے اپنے دوستوں سے مشورہ کیا، سب نے یہی کہا کہ ایسا نہیں کرنا چاہیئے۔ مجھے علم ہوا کہ چودھری صاحب چھ ماہ کے بعد ریٹائر ہو جائیں گے۔ چودھری صاحب اس لڑائی کے زمانہ میں پیپر کنٹرولر بھی تھے اور کاغذ کا کوٹہ بھی وہی دیتے تھے انہیں انکار بھی نہیں کر سکتا تھا۔ فیصلہ کیا کہ ابھی کتاب کی فروخت بند کر دی جائے اور کسی طرح چھ ماہ گزر جائیں ان کے ریٹائر ہونے کے بعد کتاب فروخت کریں گے۔ چودھری صاحب کو دو سال کی ایکسٹینشن مل گئی۔ میں مجبور ہو گیا۔ کتاب کی چار ہزار کاپیاں چھپی تھیں ان کاپیوں میں ورق تبدیل کرنے پڑے جس میں مجھے کافی نقصان ہوا۔ انہوں نے کہا کہ میرے پاس اب کوئی کاپی نہیں ورنہ میں آپ کو مایوس نہ کرتا۔"[۴]

شیخ اعجاز نے صرف اسی پر اکتفا نہیں کیا بلکہ انہوں نے سید نذیر نیازی سے بھی پوچھا جس پر سید نذیر نیازی نے بھی تسلیم کیا کہ

"بعض (خطوط) میں چودھری صاحب مرحوم نے مصلحۃً کچھ تبدیلیاں بھی کیں ان معنوں میں کہ جو عبارت پسند نہ آئی اسے قلم زد کر دیا۔"[۵]

شیخ اعجاز اس ساری بحث کے بعد خط میں تحریف کا سارا الزام چودھری محمد حسین پر دھرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

"اس کی اشاعت میرے محترم شریک کار ہم دونوں (یعنی چودھری محمد حسین اور

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

"شیخ اعجاز (جاوید اور منیرہ کے گارڈین تھے) کی سیاست کو گوارا نہ ہوئی۔ اس سیاست بازی کے متعلق کچھ کہنا مناسب نہیں"۔ [6]

شیخ اعجاز اور ڈاکٹر اخلاق اثر کے اقبال نامے میں چھپنے والے ۱۰ جون ۱۹۳۷ء کے خطوط کے بارے میں لکھتے ہیں کہ شیخ عطاء اللہ کے مجموعۂ خطوط کے اس اصل خط کی بھی نقل انہوں نے پنجاب پبلک لائبریری سے حاصل کر لی ہے جو چودھری محمد حسین کی تحریف سے بچ گیا تھا۔ تاہم ڈاکٹر اخلاق اثر کے اقبال نامے کا وہ فیصلہ اصل خط دیکھ کر ہی کر سکتے ہیں۔ معلوم نہیں یہ اصل خط کس کے پاس ہے۔ پھر انہوں نے اصل خط کی فوٹو کاپی دینے کی استدعا کی ہے حالانکہ اس خط کی فوٹو کاپی اقبال اور ممنون حسن خان مصنفہ ڈاکٹر اخلاق اثر نامی کتاب میں ص ۱۵ پر موجود ہے۔ خود اقبال نامے مرتبہ ڈاکٹر اخلاق اثر میں بھی اس خط کا پورا متن شائع نہیں ہوا جب کہ علامہ اقبال نے اس خط میں یہ بھی وضاحت کر دی تھی کہ خود قادیانی مسلمانوں کو دائرۂ اسلام سے خارج سمجھتے ہیں اس واسطے ان کے نزدیک یہ امر شرعاً مشتبہ ہے کہ آیا ایسا عقیدہ رکھنے والا آدمی مسلمان بچوں کا گارڈین ہو سکتا ہے یا نہیں۔ ہم علامہ صاحب کے اس خط کا عکس اقبال اور ممنون حسن خان مصنفہ ڈاکٹر اخلاق اثر سے لے کر شائع کر رہے ہیں جس کے بعد ہم بھی چاہیں گے کہ شیخ اعجاز نے اس خط کے بارے میں جو یہ عذر تراشا ہے کہ شیخ مختار مسعود اور ممنون حسن خان نے ان کے استفسارات کے جوابات نہیں دیئے ورنہ

"اگر اس کتاب کی طباعت سے پہلے ان میں سے کوئی ایک فوٹو کاپی مل گئی تو صورت حال عرض کر دی جائے گی"۔ [7]

اب شیخ صاحب فرمائیں کہ اس عکسی نقول کی اشاعت کے بعد وہ بیچ اس معاملہ کے کیا فرماتے ہیں۔ کیونکہ انہوں نے ساری تان اس خط کی عدم دریافت پر توڑ دی ہے۔ اس خط میں چودھری محمد حسین نے کیوں تحریف کی، شیخ محمد اشرف کیوں ان سے کسی قدر دبے رہے اور شیخ عطاء اللہ اور شیخ مختار مسعود نے اس کے بارے میں کبھی کوئی وضاحت کیوں نہیں کی۔ ایسے جواب ہیں جو ان ہی متعلقہ افراد کے لواحقین یا احباب دے سکتے ہیں مگر یہ دلچسپ حقیقت سمجھ میں نہیں آتی کہ اس پردہ زنگاری میں کون تھا جو چودھری محمد حسین کو یہ خط تبدیل کرنے پر مجبور کر رہا تھا

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اور شیخ محمد اشرف نے چودھری محمد حسین کی ریٹائرمنٹ کے بعد اس خط کو اپنی اصل حیثیت میں پھر کبھی شائع کرنے یا اس کے بارے میں لکھنے کی ضرورت کیوں نہیں محسوس کی۔ پھر شیخ اعجاز کا یہ الزام کہ اقبال کی طرف سے انہیں ملنے والے صالحیت کے سرٹیفیکیٹ کے اخفا سے چودھری محمد حسین نے شیخ اعجاز سے کوئی سیاست کی تھی، ناقابلِ فہم ہے اس لئے کہ صالحیت کے اس سرٹیفیکیٹ کو چھپانے کا چودھری صاحب کو کوئی فائدہ نہ تھا اس لئے کہ صالحیت کے سرٹیفیکیٹ سے زیادہ خطرناک بات شیخ اعجاز کے قادیانی عقائد کے حوالے سے اس خط میں موجود تھی جو ان کی صالحیت کی خوشی سے زیادہ اذیت ناک ہے اور ان کی صالحیت ان کے عقیدے کے ظاہر ہونے کے بعد بے معنی ہو جاتی ہے۔ چودھری صاحب کو شیخ اعجاز کا عقیدہ سیاست کرتے وقت ان کی صالحیت اور گارڈین شپ کے لئے زیادہ مہلک ہتھیار کے طور پر ہاتھ آسکتا تھا مگر انہوں نے ایسا نہ کیا۔ لہٰذا چودھری صاحب پر شیخ اعجاز کا یہ الزام نارواہے اور کوئی معنی نہیں رکھتا۔

اس خط کے بارے میں یہ سند کافی ہے کہ یہ خط سر راس مسعود کو لکھا گیا جو بھوپال میں اس وقت وزیرِ تعلیم تھے اور ممنون حسن خان ان کے سیکرٹری تھے۔ اس امر کا اعتراف خود مظلوم اقبال صفحہ ۳۲۸ میں موجود ہے۔ تاہم یہ سوال قارئینِ اقبال کے لئے حل طلب ہے کہ علامہ اقبال کے خطوط میں کتر بیونت کا حق کیا اقبال نے ان کو دیا یا انہوں نے خود ہی اپنے مفادات یا اپنی صوابدید کے تحت کیا اور ان کی یہ مصلحتیں کیا تھیں۔ خود شیخ اعجاز نے مظلوم اقبال میں خاندانی اور ذاتی حوالے کے پردے میں خطوط اقبال کی کتر بیونت کیوں کی ہے۔ ہو سکتا ہے کہ ان خطوط میں بھی اقبال کی شخصیت کے نہایت اہم گوشے شیخ صاحب کی کرم فرمائی سے اوجھل رہ جائیں۔ چودھری صاحب نے شیخ اعجاز سے سیاست کی تھی تو شیخ اعجاز نے کیا اقبال سے سیاست کی ہے؟ لیجیئے ہم اس موضوع پر کچھ کہنے سے پیشتر آپ کی خدمت میں ڈاکٹر اقبال کا یہ خط عکسی نقل کے ساتھ پیش کرتے ہیں۔

بزمِ جہاں میں سب ہیں لیکن نہیں بخاری　　عالم کو کر گیا ہے اندوہ گیں بخاری
پیدا نہ ہوگا کوئی ایسا خطیبِ دانش　　ایوانِ خلد میں ہے محفل نشیں بخاری

۱۲ ھ ۸۱

احسان دانش

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

لاہور
۱۰ جون ۱۹۳۷ء

ڈیر مسعود۔ پرسوں تمہیں ایک خط لکھا تھا۔ امید ہے کہ پہنچا ہوگا۔ اس خط میں ایک بات لکھنا بھول گیا۔ جو اب لکھتا ہوں۔

مرشد آباد کے نواب صاحب کے چار ... سفارش کی تھی ... [illegible] ... نام ان کے حسب ذیل ہیں۔

[illegible]

والسلام

محمد اقبال

یہ خط ہم نے نیچے نقل کر دیا ہے تاکہ اس کا مفہوم سمجھنے اور عبارت پڑھنے میں کسی کو کوئی دقت نہ ہو۔

لاہور

۱۰ رجون ۱۹۳۷ء

ڈیئر مسعود

پرسوں میں نے تمہیں ایک خط لکھا تھا۔ امید ہے کہ پہنچا ہوگا۔ اس خط میں ایک بات

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

لکھنا بھول گیا جواب لکھتا ہوں ۔

میں نے جاوید اور منیرہ کے چار Guardian مقرر کئے تھے یہ Guardian از روئے وصیت مقرر کئے گئے تھے جو سب رجسٹرار لاہور کے دفتر میں محفوظ ہے نام ان کے حسب ذیل ہیں :

۱۔ شیخ طاہر الدین ۔ یہ میرے کلارک ہیں جو قریباً بیس سال سے میرے ساتھ ہیں مجھ کو ان کے اخلاص پر کامل اعتماد ہے ۔

۲۔ چودھری محمد حسین ۔ ایم ۔ اے ۔ سپرنٹنڈنٹ پریس برانچ سول سیکرٹریٹ لاہور ۔ یہ بھی میرے قدیم دوست ہیں اور نہایت مخلص مسلمان ۔

۳۔ شیخ اعجاز احمد بی اے ایل ایل بی ۔ سب جج دہلی

۴۔ عبدالغنی مرحوم ۔ عبدالغنی بے چارے کی بابت میں تم کو اطلاع دے چکا ہوں ۔ اس کی جگہ خان صاحب میاں امیر الدین سب رجسٹرار لاہور کو مقرر کرنے کا ارادہ ہے ۔ نمبر ۳ شیخ اعجاز احمد میرا بڑا بھتیجا ہے نہایت صالح آدمی ہے مگر افسوس کہ دینی عقائد کی رُو سے قادیانی ہے ۔ تم کو معلوم ہے کہ قادیانیوں کے عقیدے کے مطابق تمام مسلمان کافر ہیں ۔ اس واسطے یہ امر شرعاً مشتبہ ہے کہ آیا ایسا عقیدہ رکھنے والا آدمی مسلمان بچوں کا Guardian ہو سکتا ہے یا نہیں اس کے علاوہ وہ خود بہت عیال دار ہے اور عام طور پر لاہور سے باہر رہتا ہے ۔ میں چاہتا ہوں کہ اس کی جگہ تم کو Gaurdian مقرر کروں ۔ مجھے امید ہے کہ تمہیں اس پر کوئی اعتراض نہ ہوگا ۔ یہ درست ہے کہ تم لاہور سے بہت دور ہو لیکن اگر کوئی معاملہ ایسا ہوا تو لاہور میں رہنے والے گارڈین تمہارے ساتھ خط و کتابت کر سکتے ہیں ۔ باقی خدا کے فضل سے خیریت ہے ۔ لاہور کا درجہ حرارت کسی قدر کم ہو گیا ہے ۔ لیڈی مسعود سلام قبول کرے ۔ نادرہ کے لئے دعا کرتا ہوں امید ہے کہ تم کو اب نقرس سے آرام ہوگا ۔ کہتے ہیں کہ آیوڈیکس اس کے لئے بہت مفید ہے یہ ایک تو مرہم کی صورت میں ہوتی ہے دوسری سیال صورت میں ۔ موخرالذکر کے استعمال میں سہولت ہے

والسلام

محمد اقبال

اب اس خط کا تتمہ سنیئے کہ تمام جگہ دوسرے سارے مضامین میں اس کی اشاعت میں

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

سے موافق نہیں مگر ہر کہیں فرق ہے تو شیخ اعجاز احمد اور قادیانیت کے بارے میں علامہ اقبال کے ریمارکس ہیں۔ شیخ اعجاز کہتے ہیں کہ گارڈین شپ میں ان کے حریف چودھری محمد حسین نے سیاست کرتے ہوئے علامہ اقبال کی طرف سے ان کی صالحیت کے سرٹیفکیٹ کو دبانے کے لئے یہ تحریف کی حالانکہ شواہد یہ ہیں کہ چودھری محمد حسین نے اس تحریف کے ذریعے شیخ اعجاز احمد کی گارڈین شپ کو محفوظ کر دیا اور عبدالغنی مرحوم کی جگہ سر راس مسعود کو گارڈین شپ دینے کی اقبال کی خواہش ظاہر کی۔ ہم اقبال نامے کی دونوں عبارتوں کا عکس دے کر اس صورت حال کی وضاحت کرتے ہیں۔

اقبال نامہ ۳۸۶ حصۂ اول

(۲۲۹) ——— (۲۴) خط ۲

۱۰ر جون ۱۹۳۷ء

ڈیئر مسعود

پرسوں میں نے ایک خط لکھا تھا۔ امید ہے کہ پہنچا ہوگا۔ اس خط میں ایک بات لکھنا بھول گیا۔ جواب لکھتا ہوں۔

میں نے جاوید اور منیرہ کے چار Guardian مقرر کئے تھے Guardian ازروئے وصیت مقرر کئے گئے تھے۔ جو سب رجسٹرار لاہور کے دفتر میں محفوظ ہے۔ نام ان کے حسب ذیل ہیں۔

۱۔ شیخ طاہر الدین۔ یہ میرے کلارک ہیں۔ جو قریباً بیس سال سے میرے ساتھ ہیں۔ مجھ کو ان کے اخلاص پر کامل اعتماد ہے (۲) چودھری محمد حسین ایم۔ اے سپرنٹنڈنٹ پریس برانچ سول سیکرٹریٹ لاہور ... دوست

اقبال نامہ ۳۸۶ حصۂ اول

(۲۲۹) ——— (۲۴) خط نمبر ۱

۱۰ر جون ۱۹۳۷ء

ڈیئر مسعود

پرسوں میں نے ایک خط لکھا تھا۔ امید ہے کہ پہنچا ہوگا۔ اس خط میں ایک بات لکھنا بھول گیا۔ جو اب لکھتا ہوں۔

میں نے جاوید اور منیرہ کے چار Guardian مقرر کئے تھے Guardian ازروئے وصیت مقرر کئے گئے تھے۔ جو سب رجسٹرار لاہور کے دفتر میں محفوظ ہے۔ نام ان کے حسب ذیل ہیں۔

۱۔ شیخ طاہر الدین۔ یہ میرے کلارک ہیں جو قریباً بیس سال سے میرے ساتھ ہیں۔ مجھ کو ان کے اخلاص پر کامل اعتماد ہے۔ (۲) چودھری محمد حسین ایم۔ اے سپرنٹنڈنٹ پریس برانچ سول سیکرٹریٹ لاہور ... دوست ہیں اور

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ہیں اور نہایت مخلص مسلمان۔ (۳) شیخ اعجاز احمد
بی اے، ایل ایل بی سب جج دہلی ۴۔ عبدالغنی مرحوم

عبدالغنی بے چارے کی بابت تم کو اطلاع دے
چکا ہوں۔ میں چاہتا ہوں کہ اس کی جگہ تم کو
guardian مقرر کر دوں۔ مجھے اُمید ہے
کہ تمہیں اس پر کوئی اعتراض نہ ہوگا۔ یہ درست
ہے کہ تم لاہور سے بہت دور ہو۔ لیکن اگر کوئی
معاملہ ایسا ہوا تو لاہور میں رہنے والے
guardians تمہارے ساتھ خط و کتابت
کر سکتے ہیں۔ باقی خدا کے فضل سے خیریت ہے
لاہور کا درجہ حرارت کسی قدر کم ہو گیا ہے۔ لیڈی
مسعود سلام قبول کریں۔ نادرہ کے لئے دعا کرتا
ہوں۔ امید کہ تم کو اب نقرس سے آرام ہوگا۔
کہتے ہیں کہ IODEX اس کے لئے بہت مفید
ہے ایک تو مرہم کی صورت میں ہوتی ہے دوسری
سیال صورت میں۔ موخر الذکر کے استعمال میں
سہولت ہے۔

والسلام

محمد اقبال

نہایت مخلص مسلمان (۳) شیخ اعجاز احمد
بی اے، ایل ایل بی سب جج دہلی (۴) عبدالغنی مرحوم

عبدالغنی بے چارے کی بابت میں تم کو اطلاع دے
چکا ہوں۔ اس کی جگہ خان صاحب میاں امیر الدین
سب رجسٹرار لاہور کو مقرر کرنے کا ارادہ ہے۔
نمبر ۳۔ شیخ اعجاز احمد میرا بھتیجا ہے۔ نہایت
صالح آدمی ہے لیکن وہ خود بہت عیالدار ہے
اور عام طور پر لاہور سے باہر رہتا ہے۔ میں چاہتا
ہوں کہ اس کی جگہ تم کو guardian مقرر
کر دوں۔ مجھے امید ہے کہ تمہیں اس پر کوئی
اعتراض نہیں ہوگا۔ یہ درست ہے کہ تم لاہور
سے بہت دور ہو۔ لیکن اگر کوئی معاملہ ایسا
ہوا تو لاہور میں رہنے والے guardians
تمہارے ساتھ خط و کتابت کر سکتے ہیں۔ باقی
خدا کے فضل سے خیریت ہے۔ لاہور کا درجہ
حرارت کسی قدر کم ہو گیا ہے۔ لیڈی مسعود
سلام قبول کریں۔ نادرہ کے لئے دعا کرتا ہوں
امید کہ تم کو اب نقرس سے آرام ہوگا۔ کہتے
ہیں کہ IODEX اس کے لئے بہت مفید ہے
ایک تو مرہم کی صورت میں ہوتی ہے دوسری سیال
صورت میں۔ موخر الذکر کے استعمال میں سہولت
ہے۔ والسلام محمد اقبال

خط نمبر ۸، اقبال نامہ کا وہ خط ہے جو چودھری محمد حسین کی قطع و برید سے قبل شائع ہوا۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اس میں لکیر زدہ عبارت ملاحظہ ہو۔ اس میں مندرجہ ذیل باتیں واضح ہیں۔

۱۔ عبدالغنی مرحوم کی جگہ میاں امیرالدین سب رجسٹرار کو مقرر کرنے کا علامہ نے ارادہ ظاہر کیا۔

۲۔ شیخ اعجاز کی جگہ سر راس مسعود کو "Guardian" مقرر کرنا چاہا جب کہ تحریف کردہ خط نمبر ۲ میں

۱۔ عبدالغنی مرحوم کی جگہ میاں امیرالدین کے تقرر کا کوئی ذکر نہیں۔

۲۔ عبدالغنی کی جگہ سر راس مسعود کے تقرر کا مسئلہ بنا دیا گیا ہے۔

۳۔ یوں شیخ اعجاز کی گارڈین شپ کو محفوظ کر دیا گیا ہے۔

یعنی چودھری محمد حسین نے تو شیخ اعجاز سے سیاست نہیں کی بلکہ شیخ اعجاز کی گارڈین شپ محفوظ کرنے کے لئے اقبال کے خط کی عبارت کو بدل دیا اور شیخ اعجاز کے عقائد اور ان کی گارڈین شپ سے محرومی کی وجہ کو چھپا دیا ہے اور انہیں خط سے نکال کر شیخ اعجاز کی خدمت انجام دی۔ اس لئے شیخ اعجاز کو تو چودھری محمد حسین کا احسان مند ہونا چاہیئے حالانکہ وہ اُلٹا گلہ کر رہے ہیں کہ چودھری صاحب نے شیخ اعجاز کی متنازعہ شخصیت کو غیر متنازعہ بنا دیا۔ اس کی وجہ بچوں کی گارڈین شپ میں شیخ اعجاز کو شریک رکھنا بھی مطلوب ہو سکتا ہے کہ خاندان اقبال کے اس فرد کو کسی نہ کسی طرح گارڈین شپ میں باقی رکھا جائے تاہم نیک نیتی سے بھی کی گئی اس کتر بیونت کے اخلاقی جواز کی تفہیم نہیں ہوتی کہ جس چیز کو علامہ شرعاً مشتبہ سمجھتے تھے اس کو اس عبارت سے حذف کر کے مباح کرنے کی سعی کیوں کی گئی اور شیخ اعجاز کے لئے "یہ نرم گوشہ" کیوں کر پیدا کیا گیا۔ ذیل میں ہم اقبال اور بھوپال، از صہبا لکھنوی میں شائع کئے گئے اس خط کا عکس شائع کر رہے ہیں۔

"لاہور — ۱۰ر جون ۱۹۳۷ء

ڈیئر مسعود — پرسوں میں نے ایک خط لکھا تھا۔ امید ہے کہ پہنچا ہوگا۔ اس خط میں ایک بات لکھنا بھول گیا۔ جو اب لکھتا ہوں۔

میں نے جاوید اور منیرہ کے چار "Guardians" مقرر کئے تھے۔ یہ از روئے وصیت مقرر کئے گئے تھے۔ جو سب رجسٹرار لاہور کے دفتر میں محفوظ ہے۔

نام ان کے حسب ذیل ہیں۔ (۱) شیخ طاہر الدین۔ یہ میرے کلارک ہیں جو قریباً بیس سال

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

سے میرے ساتھ ہیں۔ مجھ کو اُن کے اخلاص پر مکمل اعتماد ہے۔

(۲) چوہدری محمد حسین، ایم، اے۔ سپرنٹنڈنٹ پریس برانچ سول سکریٹریٹ لاہور۔ یہ بھی میرے قدیم دوست ہیں: اور نہایت مخلص مسلمان۔

(۳) شیخ اعجاز احمد بی، اے، ایل۔ ایل بی۔ سب جج دہلی [۱]

(۴) عبدالغنی مرحوم [۲] عبدالغنی بے چارے کی بابت میں تم کو اطلاع دے چکا ہوں۔ اس کی جگہ خاں صاحب میاں امیر الدّین سب رجسٹرار لاہور کو مقرر کرنے کا ارادہ ہے۔ نمبر ۳ شیخ اعجاز احمد میرا بھتیجا ہے، نہایت صالح آدمی ہے لیکن وہ خود بہت عیال دار ہے اور عام طور پر لاہور سے باہر رہتا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ اس کی جگہ تم کو GUARDIAN مقرر کر دوں مجھے امید ہے کہ تمہیں اس پر کوئی اعتراض نہ ہوگا۔ یہ درست ہے کہ تم لاہور سے بہت دور ہو۔ لیکن اگر کوئی معاملہ ایسا ہوا تو لاہور میں رہنے والے GARDIANS تمہارے ساتھ خط و کتابت کر سکتے ہیں۔ باقی خدا کے فضل سے خیریت ہے۔ لاہور کا درجۂ حرارت کسی قدر کم ہو گیا ہے۔ لیڈی مسعود سلام قبول کریں۔ نادرہ کے لئے دعا کرتا ہوں۔ اُمید کہ تم کو اب نقرس سے آرام ہوگا۔ کہتے ہیں کہ IODEX اس کے لئے بہت مفید ہے۔ ایک تو مرہم کی صورت میں ہوتی ہے، دوسری سیال صورت میں۔ موخرالذکر کے استعمال میں سہولت ہے۔

والسلام۔ محمد اقبال [۳]"

راس مسعود نے اس خط کا فوراً جواب دیا۔ اُن کا یادگار اور تاریخی خط ملاحظہ ہو:۔

"بھوپال ۔۔۔ ۱۴ جون ۱۹۳۷ء

نہایت پیارے اقبال ۔۔۔ تمہارا خط مورخہ ۱۰ جون ابھی ۳ بجے میں نے بغور پڑھا۔ جو تھے گارڈین کی بابت میری رائے یہ ہے کہ چونکہ میں نہ لاہور میں رہتا ہوں اور نہ کوئی اُمید لاہور کے قریب رہنے کی ہے۔ تو مجھے مقرر نہ کرو۔ بلکہ کسی ایسے دوست کو جو کم سے کم پنجاب ہی میں مقیم ہوں۔ البتہ اپنی وصیت میں یہ ضرور لکھو کہ اگر گارڈین کو کسی معاملہ میں جہاں تک کہ منیرہ سلمہا اور جاوید سلمہٗ کی تعلیم کا تعلق ہے کوئی مالی وقت پیش آئے تو پہلے میں مطلع کیا جاؤں۔ کیونکہ جب تک کہ ان دونوں کی انشاء اللہ بائیس ۲۲ برس کی عمر نہ ہو جائے۔ میں ہر ممکن طریقہ سے مدد دینے کے لئے تیار ہوں۔ بشرطیکہ میں زندہ رہا۔ یہ خود ایک بڑی ذمہ داری میں اپنے اوپر اس عشق کے ثبوت میں لے رہا ہوں، جو مجھے تم سے ہے۔ یہ ضرور کرنا کہ میرے متعلق اس سلسلے میں جو الفاظ اپنے وصیت نامہ میں درج کرو، جو

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کو رجسٹرار کے پاس محفوظ کر رہے ہو۔ ان کی ایک نقل میرے پاس ضرور بھیج دینا۔ اگر خدا نخواستہ ضرورت پیش آئی تو یقین رکھو کہ تمہارے ان دونوں بچوں کے لیئے ان کی تعلیم کے سلسلے میں۔ میں وہی کروں گا جو اپنی اولاد کے لیئے۔ یہ ضرور صلاح دیتا ہوں کہ جہاں تک جائیداد وغیرہ کا تعلق ہے اسکا انتظام اپنے سامنے ہی ایسا کر دو کہ کسی قسم کا ابہام باقی نہ رہے۔ شکر ہے خدا کا نادرہ اب ذرا بہتر ہے۔

میں ہوں تمہارا چاہنے والا۔ راس مسعود

اقبال اور بھوپال میں علامہ اقبال کے اس خط کی اشاعت کا عکس اور سر راس مسعود کی طرف سے اس کے جواب کی اشاعت کا عکس اس بات کو تو ظاہر کرتا ہے کہ یہ خط ہر لحاظ سے درست اور صحیح ہے کیونکہ ۱۰ جون ۳۷ء کو علامہ نے خط لکھا اور ۱۴ جون ۳۷ء کو راس مسعود نے خط کا جواب دیا اور لکھا کہ ۱۰ جون کا خط میں نے بغور پڑھا اب خط پر اعتراض بے معنی ہے تاہم اقبال اور بھوپال کے اس خط میں بھی شیخ اعجاز کے عقائد اور قادیانیت کے بارے میں علامہ اقبال کے ریمارکس حذف کر دیئے گئے ہیں۔ اب جسٹس ڈاکٹر جاوید اقبال نے زندہ رود جلد سوم میں جو اقتباس دیا ہے۔ اس کے بارے میں اقبال نامے کے مرتب ڈاکٹر اخلاق اثر نے ہمارے نام ایک خط میں وضاحت کی کہ وہ بھی مکمل نہیں ہے کیونکہ خود اقبال نامے کی کتابت میں سے یہ عبارت رہ گئی۔

"کہ قادیانیوں کے عقیدے کے مطابق تمام مسلمان کافر ہیں۔ اس واسطے یہ امر شرعاً مشتبہ ہے"۔[۱۴]

ڈاکٹر اخلاق اثر نے اس میں بتایا ہے کہ اصل میں اقبال نامے کا جو نسخہ ڈاکٹر جاوید اقبال کو دیا گیا اس میں یہ عبارت موجود نہ تھی۔ ملاحظہ کیجیے ڈاکٹر اخلاق اثر کے خط کا عکس:

Dr. AKHLAQ ASAR
M.A. (URDU), M.A. (ENGLISH), Ph.D
Vice President
All India Urdu Writers & Journalist Forum
For National Integration (Registered)

SADIQ MANZIL,
Chowki Imambara,
BHOPAL - 462 001

Dated 7-1-86

محترم وحید عشرت صاحب! وعلیکم السلام

زندہ رود (تینوں جلدیں) اور اقبال اور حیدرآباد موصول ہوئیں۔ بہت بہت شکریہ۔ آپکی حسب فرمائش اپنی تالیفات "اقبال اور شیشں محل"، "اقبال نامے" اور تصنیف "اقبال اور مجنوں" رجسٹری سے روانہ کر رہا ہوں۔ "اقبال نامے" کا دوسرا ایڈیشن اور "اقبال کا وظیفہ" اپریل تک مکمل ہونے کی امید ہے۔ "مظلوم اقبال" اور

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

دیکھنا چاہتا ہوں تاکہ اقبال کے اقتصادی اور معاشی حالات پر معلومات مکمل ہو جائیں۔ اگر ممکن ہو تو یہ زحمت اور برداشت فرمائیں۔ میری تالیفات کے بارے میں آپ کی نیک خواہشات میرے لیے اہمیت رکھتی ہیں۔

"مظلوم اقبال" پر آپ کا تبصرہ پڑھ لیا تھا۔ اُس میں اقبال کے ۱۰ ر جون ۱۹۳۷ء کے مکتوب کا حوالہ تھا جو آپ نے "زندہ رود" سے لیا تھا۔ اس وقت تک میں نے "زندہ رود" نہیں دیکھی تھی اور یہ معلوم نہ تھا کہ یہ اقتباس "اقبال نامہ" سے لیا گیا ہے۔ اس مکتوب کا مکمل متن "اقبال اور ممنون" صفحہ ۱۵ پر فوٹو کاپی کی شکل میں دیا گیا ہے۔ "زندہ رود" میں اس مکتوب کا اہم حصہ رہ گیا جو بعد کے نسخوں میں ہاتھ سے بڑھا دیا گیا تھا اور یہ تحریر اس نسخہ میں بڑھائی نہ جا سکی تھی جو جناب جاوید اقبال صاحب کی خدمت میں بھیجی گئی تھی۔ کتابت کی غلطی بہت بعد میں نظر آئی۔ وہ اہم حصہ یہ ہے:

"یہ کہ قادیانیوں کے عقیدے کے مطابق تمام مسلمان کافر ہیں۔
اس واسطے یہ امر شرعاً مشتبہ ہے۔"

امید ہے کہ ۱۰ ر جون ۳۷ء کے مکتوب کی فوٹو کاپی سے آپ کی ضرورت پوری ہو جائے گی۔ دیگر مکاتیب کے علاوہ یہ مکتوب بھی مجھے جناب ممنون حسن خاں صاحب سے موصول ہوا تھا۔ جس کی تفصیل "اقبال نامہ" میں دی ہوئی ہے۔ جہاں تک مجھے یاد ہے جناب رفیع الدین ہاشمی صاحب اس مکتوب اقبال کی فوٹو کاپی شیخ اعجاز احمد صاحب کو ارسال کر چکے ہیں۔

میری کن تصانیف یا تالیفات کے حقوق اشاعت کی ضرورت سمجھی تحریر فرمائیں اور رائلٹی کی شرائط کی تفصیلات بھی لکھیں تاکہ میں اپنے [illegible] اجازت دے کر کوئی کار روائی کروں۔ امید ہے مزاج بخیر ہوگا۔ تعاون کے لیے ایک بار پھر شکریہ۔ آپ کا

اخلاق اثر

ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی صاحب سے ہم نے استفسار کیا تو انہوں نے کہا کہ مجھے اس مکتوب کی فوٹو کاپی نہیں ملی، اور نہ میں نے شیخ اعجاز کو کوئی کاپی ارسال کی ہے۔ ڈاکٹر اخلاق اثر نے اپنے اس خط میں ان احوال کی وضاحت کر دی ہے کہ کیونکر یہ عبارت مکمل طور پر زندہ رود جلد سوم میں نہیں آسکی۔

اب ایک اور محکم شہادت جسٹس ڈاکٹر جاوید اقبال اور منیرہ بیگم کی آیا محترمہ ڈورس احمد نے اپنی حالیہ انگریزی کتاب "اقبال جیسا کہ میں جانتی ہوں" میں فراہم کرتے ہوئے لکھا ہے کہ علامہ اقبال، شیخ اعجاز احمد کو بہت عزیز رکھتے تھے مگر علامہ ان کے قادیانی ہو جانے کی وجہ سے ان سے سخت نالاں تھے۔ اور وہ اپنے بچوں کے سرپرستوں میں سے بھی انہیں نکال کر کسی اور متبادل کی تلاش میں تھے، چنانچہ علامہ نے ان سے متعدد بار اپنے اس کرب کا اظہار کیا اور شیخ اعجاز احمد کے قادیانی ہو جانے کے عمل کو ہمیشہ اور مکمل طور پر ناپسند کیا [illegible]

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اس ساری بحث کا حاصل یہ ہے کہ اس خط میں تحریف کوئی نادانستہ طور پر کسی ایک فرد نے نہیں کی بلکہ کسی خاص فرد اور جماعت کی طرف سے ایک خاص منصوبہ بندی اور کوشش سے مختلف اشخاص سے اپنے اثر و نفوذ کی بنیاد پر تحریف کروائی گئی ہے۔ اور اس کا مقصد شیخ اعجاز ان کے عقیدے اور قادیانیوں کے بارے میں علامہ اقبال کے واضح اور صریح اظہار و مؤقف کو چھپانے کی سعی نامسعود کی گئی ہے۔ تاہم مختلف خطوط میں مختلف عبارات نے اس سراسر جھوٹ کو بے نقاب کر دیا ہے ہماری طرف سے اس تازہ خط اور اس کی عکسی نقل کی اشاعت کے بعد چند باتیں واضح طور پر سامنے آتی ہیں۔

۱۔ علامہ اقبال کے جملہ خطوط کی چھان بین کی جائے۔

۲۔ تحریفات اور خطوں کی عبارت کی قطع و برید کو ختم کیا جائے اور علامہ کے خط ان کی اصل حالت میں شائع کئے جائیں۔

۳۔ ذاتی اور خانگی حالات کی آڑ میں علامہ کے خطوط کی تصحیح یا قطع و برید نہ کی جائے اس لیے کہ علامہ اقبال کے خانگی حالات پر بہت کچھ سامنے آ چکا ہے۔ موجودہ صورت میں قطع و برید غلط فہمیوں کو جنم دے گی۔

۴۔ علامہ کے خطوط کی عکسی نقول بھی شائع کی جائیں۔

۵۔ علامہ کے اصل خطوط اقبال میوزیم میں یا کسی اور محفوظ مقام پر اپنی اصل حالت میں محفوظ رکھنے کا بندوبست کیا جائے۔

۶۔ تمام اردو اور انگریزی خطوط کو ایک کلیات مکاتیب اقبال میں عکسی نقول کے ساتھ شائع کر دیا جائے۔

۷۔ خطوط کے بارے میں معلومات، مکتوب الیہ، خطوط کا زمانہ، تحریر، وجہ تحریر، مقام تحریر وغیرہ ہم واضح طور پر دی جائیں۔

۸۔ مختلف خطوط کے مجموعوں کے تقابلی مطالعہ سے خطوط کی اصل عبارت کا تعین کیا جائے۔

۹۔ تمام مکتوبات کی مائیکرو فلمیں بنائی جائیں۔

اس طریق کار سے علامہ اقبال کے خطوط محفوظ ہو سکیں گے اور تحقیق کاروں کو اصل متن

© rasailojaraid.com